Name of Scholar : Razia Begam
Name of Supervisor : Prof. Wahajuddin Alvi
Deptment of Urdu
Title: Urdu Shaeri Mein Hindu Devomalai Anasir

تلخیص

ہندوستان میں دیوی اور دیوتاؤں کا تصور اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ ہڑپا تہذیب۔ یہ ہندوستان کی پہلی تہذیب تھی جس میں پشوپتی شیوا اور زمین کی زرخیزی کی دیوی ‘دھرتی ماتا’ میں عقیدت کے کچھ دھندلے سے نقوش ملتے ہیں۔ ہڑپا اور موہن جوداڑوں کی کھدائی سے ملی مورتیوں، مجسموں، جیامتی اشکال اور مہروں پر بنے جانور بھی ان کے دیومالائی خیالات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ آج بھی ہندوستانی سماج کی بودھ، جین اور سکھ قوم میں دیومالائی قصے اور کہانیاں ملتے ہیں۔ ان کی جڑیں اتنی مضبوط اور گہری ہیں کہ آج سائنسی تجربات کے دور میں بھی یہ ہماری تہذیب اور عقیدت کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔

یہ دیومالائیں نہ صرف ہماری تہذیب کا حصہ ہیں بلکہ شعروادب کے لیے بھی مواد کا سرچشمہ ہیں۔ اردو شعروادب بھی اس لحاظ سے ہندوستان کی دیگر زبانوں کے شعروادب سے کسی طرح کم نہیں۔ اس کی سریانوں میں ہندوستانی تہذیب کا لہو گردش کررہا ہے۔ ہندوستانی رہن سہن، تیوہار، تقریبات، رسومات اور اعتقادات سبھی کی جھلکیاں اردو شعروادب میں اس کے ابتدائی دور سے آج تک موجود ہیں۔

اردو شعروادب میں دیو مالا لفظ ان قصوں اور کہانیوں کے لیے استعمال ہوا ہے جن کی بنیاد قدیم تہذیبی اعتقادات، مذہبی تصورات اور مافوق الفطری واقعات پر رکھی گئی ہیں اور ان کے کردار مذہبی دیوی اور دیوتا یا تقدس مآب اشخاص ہیں۔

دیومالا ابتدائی انسانی معاشرے کے اجتماعی لاشعور اور تجربات کا اظہار ہیں۔ جن میں مافوق الفطری عناصر کی کارفرمائی ہونے سے رموز، تحیر، اسرار اور معجزات کی ایک دنیا آباد ہے۔ پہلی بار انسان نے جب اپنے اطراف کے مناظر جیسے پہاڑ، ندی، جنگل وغیرہ کو دیکھا ہوگا اور قدرتی مناظر جیسے بادل، بجلی، زلزلہ اور سیلاب وغیرہ اور زندگی وموت جیسے واقعات پر جب اس نے غوروفکر کی ہوگی تو اس کی خام سوچ نے جو بھی جوابات دیے ہوں گے وہ دیومالائی دنیا آباد

کرنے میں مددگار ثابت ہوئے ہوں گے۔

دیو مالائی قصے اپنے ماننے والوں کے لیے اخلاقی تربیت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ان کہانیوں میں باطل پر حق کی فتح، نیکی اور بدی کی کشمکش میں نیکی کی جیت دکھائی جاتی ہے۔اسی طرح ایثار، قربانی، عہد نبھانا، وفا پرستی جیسے صالح عمل ہر معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ اقدار دیو مالائی قصوں اور کہانیوں میں بڑے موثر انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔

ہندو دیو مالائی عناصر جیسے سمندر منتھن، تری نیتر، گنگا اوترن، سیتا ہرن، لنکا دہن، اندر اور اندر کا اکھاڑا، کرشن اور رادھا سے متعلق روایات اور تلمیحات کا استعمال اردو شاعری میں بھرپور ہوا ہے۔اکبر نے کہا تھا ع حرف پڑھنا پڑا ہے ٹائپ کا؛ لیکن اس مقالہ کی تیاری میں ویداور پران کو ہندی کے ذریعہ پڑھ کر مشمولات پر بحث اندرون صفحات دیکھی جاسکتی ہے۔غالباً اس مقالہ کا یہی حاصل ہوگا۔

یہ مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔مقالے کے باب اوّل ''اردو شاعری کا تہذیبی وثقافتی پس منظر'' میں تہذیب وثقافت پر بحث کی گئی ہے۔جس میں ہندوستانی مشترکہ تہذیب کی قدروں کو اردو شاعری کے پس منظر میں بیان کیا گیا ہے۔

اس مقالے کا دوسرا باب ''ہندو دیو مالا: ایک تعارف'' ہے۔اس میں دیو مالا پر روشنی ڈالتے ہوئے تہذیب میں اس کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔باب کے آخر میں ان ہندو دیویوں اور دیوتاؤں کا مختصر تعارف بھی پیش کردیا گیا ہے جن سے متعلق تلمیحات اور علامتیں اردو شعراء نے اپنے کلام میں استعمال کی ہیں۔

مقالے کا تیسرا باب ''جنوبی ہند کی اردو شاعری میں ہندو دیو مالائی عناصر'' ہے جس میں دکنی شعراء کے یہاں ہندو دیو مالائی تصورات کا جائزہ لیا گیا ہے اور ضروری حوالے بھی دے دئے گئے ہیں۔

مقالے کا چوتھا باب ''شمالی ہند کی اردو شاعری میں ہندو دیو مالائی عناصر'' ہے جس میں شعراء کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے ان مثالوں کو پیش کیا گیا ہے جن میں ہندو اساطیری کردار اور ہندو دیو مالائی خیالات وعقائد برتے گئے ہیں۔

پھر ما حصل ہے جس میں سارے ابواب کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔آخر میں انہیں کتابوں اور رسائل کی فہرست دی گئی ہے جن سے مقالے کے دوران براہ راست استفادہ کیا گیا ہے۔حسب ضرورت حوالوں کو ہر صفحہ کے فٹ نوٹ میں دے دیا گیا ہے۔